

[1996] سپریم کورٹ ریوٹس 9.S.C.R

از عدالت عظمیٰ

فیگ پریسیژن بیرنگز

بنام

سیلز ٹیکس آفسیر (ا) اور دیگر

9 دسمبر 1996

[ایس۔ پی۔ بھروچا اور ایس۔ سی۔ سین، جسٹسز]

سیلز ٹیکس:

گجرات سیلز ٹیکس ایکٹ، 1969 دفعہ 42(1)

گجرات سیلز ٹیکس قواعد، 1970 قاعدہ 37-اے

سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1956 دفعہ 9(2)

سیلز ٹیکس - تشخیص کی کارروائی - قیام کا اختیار - عمل کے لیے شرط - اپیل کنندہ - ٹیکس دہندہ کی تشخیص کی کارروائی - اس بنیاد پر کہ کچھ اور وقت لیا جائے گا اور مقررہ حد کے اندر کارروائی مکمل ہونے کا امکان نہیں تھا - کوئی درست وجہ نہیں رکھی گئی - ٹیکس دہندہ پر روک کے سول نوعیت کے نتائج ہوتے ہیں - قیام کا اختیار صرف غیر معمولی حالات میں استعمال کیا جانا چاہیے - اتھارٹی کو تحریری طور پر وہ وجوہات اور حالات پیش کرنے چاہئیں جن کی وجہ سے کارروائی پر روک لگنا ضروری ہے - ٹیکس دہندہ کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا جانا چاہیے -

انتظامی قانون:

قدرتی انصاف - سیلز ٹیکس - تشخیص کی کارروائی - حکام کے قیام کے اختیار - استعمال ٹیکس دہندہ کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیے بغیر نہیں کیا جانا چاہیے -

سیلز ٹیکس کے ڈپٹی کمشنر نے گجرات سیلز ٹیکس ایکٹ 1969 کی دفعہ 42(1) کے تحت 31 اگست 1987 کو ایک حکم منظور کیا جسے گجرات سیلز ٹیکس قواعد 1970 کے قاعدہ 37-اے کے ساتھ پڑھا گیا۔ اس حکم نامے کے تحت یکم ستمبر 1976 سے 31 اگست

1984 کی مدت کے لیے اپیل کنندہ کے جائزوں پر 31 اگست 1988 تک روک لگادی گئی تھی۔ حکم کی حمایت میں دی گئی وجوہات یہ تھیں کہ تشخیص جاری تھی اور کچھ اور وقت لیا جائے گا اور تشخیص کی کارروائی مقررہ وقت کی حد کے اندر مکمل ہونے کا امکان نہیں تھا۔

اپیل کنندہ نے گجرات عدالت عالیہ میں اس حکم کو چیلنج کرتے ہوئے ایک عرضی درخواست دائر کی جس میں کہا گیا کہ (i) اعتراض شدہ حکم کا عدم تھا کیونکہ نہ تو اسے وجہ بتاؤٹس جاری کیا گیا تھا اور نہ ہی اسے سماعت کا موقع دیا گیا تھا؛ اور (ii) حکم کی حمایت میں دی گئی وجوہات اس کی منظوری کا جواز پیش نہیں کرتی ہیں۔

عدالت عالیہ کے ایک دونفری بنچ نے اس متنازعہ حکم کو برقرار رکھتے ہوئے کہا کہ فطری انصاف کے اصولوں کی واحد ضرورت یہ تھی کہ حکم منظور کرنے کی وجوہات ریکارڈ کی جانی چاہئیں اور یہ حکم ٹیکس دہندہ کو دیا جانا چاہیے؛ لیکن اتھارٹی پر کوئی ذمہ داری نہیں تھی کہ وہ پیشگی نوٹس جاری کرے یا ٹیکس دہندہ کو سماعت کا موقع دے۔ تشخیص کنندہ نے اس عدالت سامنے اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1: گجرات سلیز ٹیکس قواعد کے قاعدہ 37-اے کی شرائط کے تحت، کمشنر کو تحریری طور پر تشخیص کی کارروائی پر روک لگانے کی وجوہات اور حالات پیش کرنے چاہئیں۔ تشخیص کی کارروائی کو روکنے کا اختیار صرف غیر معمولی حالات میں اور نگرانی کی وجوہات کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے جسے تشخیص کرنے والے حکام کی غلطی یا ناکامی سے منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ یہ کافی نہیں ہے کہ حکم نامے میں یہ بیان کیا جائے، جیسا کہ موجودہ معاملے میں کیا گیا ہے، کہ تشخیص کی کارروائی زیر التوا تھی اور اس میں کچھ اور وقت لگے گا۔ مذکورہ بالا کو تشخیص کی کارروائی پر روک لگانے کی اچھی وجہ کے طور پر قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کمشنر یا ریاستی حکومت اس قانونی شق کو منظوری دے سکتی ہے جس میں اس مدت کو مقرر کیا گیا ہے جس کے دوران تشخیص کی کارروائی صرف اس وجہ سے مکمل کی جائے گی کہ سلیز ٹیکس حکام نے مقررہ وقت کے اندر تشخیص کی کارروائی مکمل نہیں کی ہے۔ اس لیے اسے ایک اچھی وجہ کے طور پر قبول نہیں کیا جاسکتا۔ [H-683؛

[A-D-684]

2- تشخیص کی کارروائی پر روک ایک تشخیص کنندہ پر سول نوعیت کے نتائج کا باعث بنتی ہے۔ جتنا زیادہ وقت گزرتا ہے، ٹیکس دہندہ کے لیے اپنے کھاتوں اور قائم کرنا، چھوٹ وغیرہ کے دعوے کو ثابت کرنا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے۔ لہذا، قاعدہ 37-اے کے تحت اختیار کا استعمال کمشنر کے ذریعے پہلے ٹیکس دہندہ کو یہ وجہ دکھانے کے لیے نوٹس دیے بغیر نہیں کیا جاسکتا کہ اس کی تشخیص کی کارروائی کو ایک مقررہ مدت کے لیے کیوں نہیں روکا جانا چاہیے۔ نوٹس میں یہ بتانا چاہیے کہ وہ کون سی وجوہات اور حالات ہیں جو کمشنر کے مطابق اس طرح کے قیام کو ضروری بناتے ہیں تاکہ ٹیکس دہندہ کو اس سے ملنے کا موقع ملے۔ یہ فطری انصاف کا ایک تقاضہ ہے کہ قاعدہ 37-اے کے دائرہ کار کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ [684-ای-جی]

3- فوری معاملے میں، ٹیکس دہندہ کو نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔ احاطے میں، اعتراض شدہ حکم کو الگ رکھا جانا چاہیے۔ نتیجتاً، کی گئی تمام

کارروائیاں اور اس کی طاقت پر منظور کردہ تشخیص کے احکامات کو بھی الگ کر دیا جاتا ہے۔ تاہم، سیلز ٹیکس کمشنر اپیل کنندہ کو وجہ بتاؤٹس جاری کرنے کا حقدار ہوگا۔ اگر یہ 16 ہفتوں کے اندر نہیں کیا جاتا ہے، تو یکم ستمبر 1976 سے 31 مارچ 1984 تک کی مدت کے لیے سیلز ٹیکس کے طور پر اور اس کے ذریعے جمع کی گئی تمام رقوم اپیل گزار کو فوری طور پر واپس کر دی جائیں گی۔ [685-بی-ڈی]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1993: کی دیوانی اپیل نمبر 5529۔

1987 کے ایس۔سی۔ اے نمبر 5343 میں گجرات عدالت عالیہ کے مورخہ آئی۔ ڈی۔ 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے اشوک گروور، پی این سیوک، ڈی او برائے اور مندرستہ

جواب دہندگان کے لیے ڈاکٹر آر آر مشرا اور سی این سری کمار

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بھاروچا، جسٹس۔ جواب دہندگان کو پیش کیا گیا ہے لیکن وہ پیش نہیں ہوئے ہیں۔

اپیل کے تحت فیصلہ اور حکم گجرات عدالت عالیہ کے دونفری بیچ نے منظور کیا تھا۔ اس نے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر عرضی درخواست کو مسترد کر دیا۔

اپیل کنندہ گجرات کے وڈو درامین بال اور رولر بیرنگ کی تیاری اور فروخت کا کاروبار کرتا ہے۔ یہ سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1956 اور گجرات سیلز ٹیکس ایکٹ 1969 کے تحت ایک ڈیلر کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔ عرضی درخواست 31 اگست 1987 کے ڈپٹی کمشنر آف سیلز ٹیکس کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے دائر کی گئی تھی، جو گجرات سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 42(1) اور اس کے تحت قواعد کے قاعدے 37-اے کے تحت 31 اگست 1988 تک برقرار رہا، یکم ستمبر 1976 سے 31 اگست 1984 تک کی مدت کے لیے اپیل کنندہ کے جائزے، اور سیلز ٹیکس افسر کو مذکورہ مدت کے لیے کوئی تشخیص اور جرمانے کے احکامات دینے سے روکنے کے لیے اور اس کے نتیجے میں راحت کے لیے۔

ڈپٹی کمشنر کے 31 اگست 1987 کے حکم نامے میں، جہاں تک متعلقہ ہے، کہا گیا ہے:

"چونکہ کچھ اور وقت لگے گا اور تشخیص کی کارروائی مقررہ وقت کے اندر مکمل ہونے کا امکان نہیں ہے، اور ادائیگی شدہ ٹیکس دہندہ کے لیے 1.9.1976 سے 31.3.1984 کی مدت کے لیے تشخیص گجرات سیلز ٹیکس ایکٹ 1969 کی دفعہ 42(1) کے تحت مقرر کردہ وقت کی حد کے اندر مکمل نہیں کی جاسکتی۔ لہذا مذکورہ ٹیکس دہندہ کے معاملے میں تشخیص کو 31.8.1988 تک روکنا مناسب سمجھا جاتا

ہے، اور اس سلسلے میں خط نمبر جاگرت/5.42/SK/Apve/Ch/87-88/JA بنا تاریخ مورخہ کے ذریعے وجہ بتاؤٹس دیا گیا تھا کہ تشخیص کی مدت میں توسیع نہیں کی جانی چاہیے۔ مذکورہ نوٹس کے جواب میں، ٹیکس دہندہ موجود نہیں رہا اور نہ ہی اس نے ڈاک کے ذریعے یا ذاتی طور پر کوئی نمائندگی کی ہے۔ تشخیص کنندہ نے نیل کے خط کے ذریعے نمائندگی کی ہے۔ ٹیکس دہندہ کی نمائندگی کو قبول کرتے ہوئے، میں سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1956 کی دفعہ 9(2) کے تحت، جسے گجرات سیلز ٹیکس قواعد 1969 کے قاعدہ 37-اے کے ساتھ پڑھا گیا ہے، مجھے عطا کردہ اختیار کے تحت یہ حکم دیتا ہوں کہ ایم/ایس پریسیژن بیرنگز انڈیا لمیٹڈ، بڑودہ کے حوالے سے تشخیص جو لوکل سینٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت رجسٹریشن نمبر 40602801/گجرات 9 بی 81 کے ذریعے رجسٹرڈ ہے اور جو سیلز ٹیکس آفیسر (i) دونفری (6) نافذ، بڑودہ کے دائرہ اختیار میں ہے، اس مدت کے لیے 1.9.1976 سے 31.8.1984 تک روک دی جائے۔ 31.8.1988 -

اپیل کنندہ کی جانب سے عدالت عالیہ کے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ درحقیقت 31 اگست 1987 کو تشخیص کی کارروائی پر روک لگانے کا کوئی حکم منظور نہیں کیا گیا تھا اور اس طرح تشخیص کی کارروائی وقت کی پابندی بن گئی تھی؛ کہ 31 اگست 1987 کا حکم۔ ("مذکورہ حکم نامکمل اور کالعدم تھا کیونکہ اس طرف سے اپیل گزار کو کوئی وجہ بتاؤٹس نہیں دیا گیا تھا اور نہ ہی مذکورہ حکم منظور ہونے سے پہلے اس کی سماعت ہوئی تھی؛ اور یہ کہ مذکورہ حکم میں دی گئی وجوہات اس کی منظوری کا جواز پیش نہیں کرتی تھیں۔

عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے خلاف پہلی دلیل پر فیصلہ دیا اور کہا کہ حقیقت کا نتیجہ ہونے کے ناطے، ہم خود کو اس سے متعلق نہیں رکھتے۔ جہاں تک دوسری دلیل کا تعلق ہے، عدالت عالیہ نے اس بات پر غور کیا کہ آیا تشخیص کی کارروائی پر روک لگانے کا اختیار نیم عدالتی نوعیت کا ہے یا نہیں۔ عدالت عالیہ نے نوٹ کیا کہ 6 مئی 1970 سے پہلے ریاستی قانون میں ایسی کوئی شق نہیں تھی جس میں مقررہ وقت کی حد مقرر کی گئی ہو جس کے اندر تشخیص کی کارروائی مکمل کرنے کی ضرورت ہو۔ ریاستی حکومت نے سیلز ٹیکس انکوائری کمیٹی کا تقرر کیا تھا اور اس نے 1967 میں اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سالوں سے جاری تشخیص کے معاملات کی پوزیشن غیر تسلی بخش تھی کیونکہ ڈیلروں کو طویل عرصے تک کھاتوں کی کتابوں کو محفوظ رکھنا پڑتا تھا اور ان کے لیے استثنیٰ اور اس طرح کے اپنے دعووں کی حمایت کرنے کے لیے آخری مراحل میں ثبوت پیش کرنا مشکل ہو جاتا تھا: اس کے علاوہ، کیونکہ بازیافت مشکل ہو گئی اور حکومتی محصول خطرے میں پڑ گئے۔ اس وقت ریاستی قانون میں تشخیص کی کارروائی کی تکمیل کے لیے تین سال کی مدت مقرر کی گئی تھی۔ 1979 میں اس مدت کو کم کر کے دو سال کر دیا گیا اور ساتھ ہی، تشخیص کے قیام کے حوالے سے التزام کو ریاستی ایکٹ میں متعارف کرایا گیا۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے معاملے میں کوئی میرٹ نہیں پایا کہ، ٹیکس دہندہ کے حق کے طور پر، حد کی مدت کے اندر تشخیص کیا جانا اور اس کے بعد کسی ذمہ داری کے تابع نہ ہونا، تشخیص پر روک کے حکم سے منفی طور پر متاثر ہوا، روک دینے کے کام کو نیم عدالتی سمجھا جانا چاہیے۔ یہ رائے تھی کہ حکم امتناع منظور کرتے وقت نہ تو ریاستی حکومت اور نہ ہی سیلز ٹیکس کمشنر ٹیکس دہندہ کو پیشگی نوٹس جاری کرنے یا اسے سماعت کا موقع دینے کے پابند تھے۔ ریاستی حکومت یا کمشنر کو اس طرح کے حکم کی منظوری کی وجوہات درج کرنی تھیں اور یہ حکم ٹیکس دہندہ کو دیا جانا تھا: قدرتی انصاف کے اصولوں کی یہ واحد ضرورت تھی جسے توضیحات میں پڑھا جاسکتا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ تیسرے تنازعہ کو عدالت عالیہ نے الگ سے نہیں نمٹا لیکن دوسری دلیل پر بحث کے دوران یہ مشاہدہ کیا گیا کہ تشخیص کی کارروائی کو نہ صرف انفرادی طور پر تشخیص کی کارروائی کو مکمل کرنے میں کسی مشکل کی وجہ سے روکنا ضروری ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر سیلز ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے افسران کی طرف سے جنگ یا ہڑتال، حد کی مدت کے اندر تشخیص کی کارروائی کو مکمل کرنا ناممکن یا مشکل بنا سکتی ہے۔ ایسے معاملات میں، یہ دیکھنے کے لیے

کہ محصولات کو نقصان نہ پہنچے، حکومت یا کمشنر کو تشخیص کی تمام کارروائیوں پر روک لگانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ایک بار پھر، اگر قانون کا کوئی اہم نقطہ اعلیٰ عدالت زیر غور تھا، تو تشخیص کی کارروائی جہاں اس طرح کا سوال شامل تھا، اس پر روک لگانی پڑ سکتی ہے۔

جب کہ عرضی درخواست عدالت عالیہ کے سامنے زیر التوا تھی، مذکورہ حکم کے تحت آنے والی مدت کے لیے تشخیص پر روک تھی۔ جب اس عدالت کی طرف سے اجازت دی گئی تو روک سے انکار کر دیا گیا۔ نتیجتاً، تشخیص کے احکامات منظور کیے گئے ہیں۔ ضروری طور پر، ان کی صداقت مذکورہ حکم کی صداقت پر منحصر ہے۔

ریاستی قانون کی دفعہ 42، جیسا کہ اس وقت موجود تھی، جہاں تک اس کا تعلق ہے، پڑھتی ہے:

"دفعہ 42 تشخیص کی تکمیل کے لیے وقت کی حد۔ (1) (a) دفعہ 41 کی ذیلی دفعہ (3) یا (4) کے تحت کسی سال یا کسی سال کے حصے کے لیے تشخیص کا کوئی حکم اس سال کے اختتام سے دو سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد کسی بھی وقت نہیں دیا جائے گا جس میں آخری ماہانہ، سہ ماہی، یا، جیسا بھی معاملہ ہو، سالانہ ریٹرن داخل کیا جاتا ہے۔

XXX XXX XXX

بشرطیکہ اس دفعہ کے مقصد کے لیے اگر ایسا کرنا ضروری سمجھا جائے تو ریاستی حکومت، ایسی شرائط کے تابع ہو سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے، اور کمشنر، ایسی شرائط کے تابع ہو جو کسی عام یا خصوصی حکم کے ذریعے مقرر کی جائیں، عام طور پر یا کسی مخصوص مدت کے لیے، کسی ڈیلر یا ڈیلروں کے طبقے کی تشخیص کی کارروائی پر روک لگا سکتا ہے۔

XXX XXX XXX

قاعدہ 37- اے ان شرائط کا تعین کرتا ہے جن کے تحت کمشنر روک دے سکتا ہے۔ اس کا متن اس طرح ہے :

"قاعدہ 37- اے۔ شرائط جن کے تحت کمشنر روک دے سکتا ہے۔ وہ شرائط جن پر کمشنر، دفعہ 42 کی ذیلی دفعہ (1) کی پہلی شق کے تحت، کسی ڈیلر یا ڈیلروں کے کسی طبقے کی تشخیص کی کارروائی پر روک لگا سکتا ہے، درج ذیل ہوں گی۔

1. کمشنر کے ذریعے تشخیص کی کسی بھی کارروائی پر کسی بھی وقت پانچ سال سے زیادہ کی مدت کے لیے روک نہیں لگائی جائے گی۔

2. کمشنر تحریری طور پر ان وجوہات اور حالات کو کم کرے گا جن کی وجہ سے ڈیلر یا ڈیلر کے کسی طبقے کے سلسلے میں کسی بھی کارروائی پر روک لگانا ضروری ہے۔

قاعدہ 37- اے کی شرائط کے تحت، کمشنر کو تحریری طور پر تشخیص کی کارروائی پر روک لگانے کی وجوہات اور حالات پیش کرنے چاہئیں۔ فوری معاملے میں، روک کی وجوہات اور حالات یہ ہیں کہ تشخیص جاری تھی اور "چونکہ کچھ اور وقت لیا جائے گا اور تشخیص کی کارروائی مقررہ وقت کے اندر مکمل ہونے کا امکان نہیں ہے اس لیے تشخیص کو روکنا مناسب سمجھا جاتا ہے"۔ مذکورہ بالا کو تشخیص کی کارروائی پر روک لگانے کی اچھی وجہ کے طور پر قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کمشنر، یا ریاستی حکومت، اس مدت کو مقرر کرنے والی قانونی شق کو منظوری دے سکتی ہے جس کے دوران تشخیص کی کارروائی صرف اس وجہ سے مکمل کی جائے گی کہ سیلز ٹیکس حکام نے مقررہ وقت کے اندر تشخیص کی کارروائی مکمل نہیں کی ہے۔ ہم اسے ایک اچھی وجہ کے طور پر قبول نہیں کر سکتے۔ تشخیص کی کارروائی پر روک لگانے کے جنگلات والے اختیار کا استعمال صرف غیر معمولی حالات میں اور نگرانی کی وجوہات کے لیے کیا جاسکتا ہے جسے تشخیص کرنے والے حکام کی غلطی یا ناکامی سے منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ٹیکس دہندگان کے کسی طبقے کی تشخیص کی کارروائی پر روک لگانے کے اختیار کا ایک درست استعمال ہوگا، مثال کے طور پر جب اس طرح کے جائزوں میں شامل قانون کا کوئی نقطہ اعلیٰ عدالت میں فیصلہ زیر التوا ہو۔ یہ کسی انفرادی معاملے میں اس طرح کے اختیارات کا درست استعمال ہوگا جہاں، مثال کے طور پر، ٹیکس دہندہ کے احاطے کی تلاشی اور ضبطی سے ایسا مواد برآمد ہوا ہے جس کی جانچ پڑتال اور تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے اس سے پہلے کہ تسلی بخش تشخیص کا حکم منظور کیا جاسکے۔ یہ کافی نہیں ہے کہ حکم نامے میں یہ بیان کیا جائے، جیسا کہ موجودہ معاملے میں کیا گیا ہے، کہ تشخیص کی کارروائی زیر التوا تھی اور اس میں "کچھ اور وقت" لگے گا۔

قاعدہ 37- اے کی شرائط کے تحت، کمشنر کو تحریری طور پر "وجوہات اور حالات" پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس کی وجہ سے کارروائی پر روک لگنا ضروری ہوتا ہے۔ تشخیص کی کارروائی پر روک کے ایک ٹیکس دہندہ پر سول نوعیت کے نتائج ہوتے ہیں، جسے عدالت عالیہ نے، جیسا کہ مذکورہ بالا، نوٹ کیا ہے۔ جتنا زیادہ وقت گزرتا ہے، ٹیکس دہندہ کے لیے اپنے کھاتوں اور قائم کرنا، چھوٹ وغیرہ کے دعوے کو ثابت کرنا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ، ان حالات میں، قاعدہ 37- اے کے تحت اختیار کا استعمال کمشنر کے ذریعے ٹیکس دہندہ کو پہلے یہ نوٹس دیے بغیر نہیں کیا جاسکتا کہ اس کی تشخیص کی کارروائی کو ایک مقررہ مدت کے لیے کیوں نہیں روکا جانا چاہیے۔ نوٹس میں یہ بتانا چاہیے کہ وہ کون سی وجوہات اور حالات ہیں جو کمشنر کے مطابق اس طرح کے قیام کو ضروری بناتے ہیں تاکہ ٹیکس دہندہ کو اس سے ملنے کا موقع ملے۔ یہ فطری انصاف کا ایک تقاضہ ہے کہ قاعدہ 37- اے کے دائرہ کار کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔

مذکورہ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ تشخیص پر روک کیوں نہیں لگائی جانی چاہیے اس کی وجہ بتانے کے لیے اپیل گزار کو نوٹس دیا گیا تھا۔ نوٹس کا نمبر ذکر کیا گیا ہے اور اس کی تاریخ "نیل" بتائی گئی ہے۔ عرضی درخواست میں کہا گیا کہ اپیل کنندہ کو ایسا کوئی نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔ عرضی درخواست کے جواب میں حلف نامہ اس بیان کے خلاف نہیں تھا: اس نے کہا کہ سماعت کی ضرورت نہیں تھی۔ عدالت عالیہ اس بنیاد پر آگے بڑھی کہ نوٹس نہیں دیا گیا تھا، اور اس نے فیصلہ دیا کہ نوٹس کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ہم متفق نہیں ہیں۔

احاطے میں، اعتراض شدہ حکم کو الگ رکھا جانا چاہیے۔ نتیجتاً، کی گئی تمام کارروائیوں اور اس کی طاقت پر منظور کردہ تشخیص کے احکامات کو بھی الگ کر دیا جانا چاہیے۔ سیلز ٹیکس کے کمشنر کو، اگر ایسا مشورہ دیا جائے تو، حق حاصل ہوگا کہ وہ اپیل گزار کو ایک نوٹس جاری کرے جس میں اس بات کی وضاحت کی جائے کہ یکم ستمبر 1976 سے 31 اگست 1984 کی مدت کے تخمینوں کو اس میں بیان کردہ وجوہات اور

حالات کی بنا پر ایک مقررہ مدت کے لیے کیوں نہیں روکا جانا چاہیے، اور اس کے بعد وہ اوپر بیان کردہ انداز میں آگے بڑھ سکتا ہے۔ یہ نوٹس اسے 16 ہفتوں کے اندر جاری کرنا چاہیے۔ اگر یہ 16 ہفتوں کے اندر نہیں کیا جاتا ہے، تو یکم ستمبر 1976 سے 31 مارچ 1984 کی مدت کے لیے سیلز ٹیکس کے طور پر اور اس کے ذریعے جمع کی گئی تمام رقم اپیل گزار کو فوری طور پر واپس کر دی جائیں گی۔

اسی کے مطابق اپیل کی منظوری دی گئی۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔